ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

ہر منگل کو قادیان ... سے شائع ہوتا ہے [illegible]

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ... للعہ
ششماہی " " ... ۱۲
" سالانہ امراء سے ... عہ
" ممالک غیر سے
... شلنگ

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور [illegible]

نور

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

مقاصد

۱۔ اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا
۲۔ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا
۳۔ دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔
۴۔ راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا۔

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۴ء

جلد ۱۷ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان برہمچاری | نمبر ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی سرمہ (رجسٹرڈ) کی دھوم مچ گئی

یکدم دس تولہ کا آرڈر

جناب شیخ حیدر علی صاحب بشر مین سٹلمنٹ سے لکھتے ہیں: "کہ آپ کا موتی سرمہ رجسٹرڈ ملا۔ جن لوگوں نے استعمال کیا بے حد تعریف کرتے ہیں۔ لہذا دس تولہ اور موتی سرمہ فی الفور بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے"

آج ایک دنیا مانتی ہے۔ کہ یہ سرمہ ضعف البصر۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیابند۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو ایک دفعہ منگواتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ بجائے دو روپے آٹھ آنہ ۱ پانچ تولہ پر محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

دواخانہ نور کی اکسیر البدن (رجسٹرڈ)

یہ دوا کیا ہے۔ گویا حیات انسانی کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ اس کا استعمال کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانے اور شہ زور کو بفضل خدا تا کہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے۔ بھوک کو کھولنے۔ حافظہ کو تیز کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ دل و دماغ کو تقویت دینے۔ پٹھوں کو مضبوط بنانے۔ اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے۔ اور طبیعت میں خوشی ونشاط پیدا کرنے۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے۔ گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت کرنے کے لئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یہ دوا کیا ہے۔ گویا حیات انسانی کے لئے ایک نادر اور قابل قدر تحفہ ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضا میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی دوا کا کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری دور کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ یکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

پرنٹر ... باہتمام ... نور پریس قادیان سے چھپ کر شائع کیا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

ولسن کالج بمبئی کے پروفیسر معین الدین صاحب نے علی گڈھ کالج مسلم یونیورسٹی کو ۲۸ ہزار روپیہ دیا ہے جو ان کی تمام عمر کی کمائی ہے۔ اس وقت اسلام کو ایسے ہی باہمت اشخاص کی ضرورت ہے۔

ریاست حیدر آباد نے اپنے حدود کے اندر اخبار "آریہ مسافر" کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔

راجہ صاحب موروی نے اپنی ریاست کے اندر سولہ برس سے کم عمر کی لڑکیوں کے ساتھ ہمبستری کو ناجرم قرار دیا ہے۔

دہلی - یکم فروری۔ ایک سرکاری کمیونک شایع ہوا ہے جس میں ہز ایکسلینسی گورنر جنرل نے یہ طے کیا ہے کہ ایک کمیشن اس غرض سے مقرر کیا جائے۔ جو یہ تحقیقات کرے کہ ہز ہائینس مہاراجہ اندور کا ممتاز بیگم کے بھگانے اور ۱۲ جنوری ۱۹۲۵ء کو مسٹر باؤلہ کے قتل کے معاملہ سے کہاں تک تعلق ہے۔ اس کمیشن میں دو ہائیکورٹ کے جج اور دو والیان ریاست ہوں گے۔ اور ایک پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا سینئر افسر ہوگا۔ اس کمیشن کا طریق عمل وہی ہوگا۔ جو مانٹیگو چیمسفرڈ رپورٹ کے پیراگراف ۳۰۹ میں والیان ریاست کو ان کے حقوق و اختیارات سے مستقلاً یا عارضی محروم کرنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کمیشن کا کام صرف اس قدر ہوگا۔ کہ وہ اس معاملہ میں محض واقعات کی تحقیق کرے اور حکومت ہند کو اپنا مشورہ دیدے۔ جب گورنر جنرل کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ اب ایک تحقیقاتی عدالت کی ضرورت ہے۔ اس وقت اس والئے ریاست کو یہ کہنے کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ کوئی کمیشن مقرر کیا جائے ہز ہائی نس مہاراجہ اندور کو اس کی اطلاع کر دی گئی ہے کہ ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

لاہور - ۲ فروری۔ انجمن حمایت اسلام کے ۲۳ ممبروں نے جن میں کچھ تو بڑے بڑے عہدے دار ہیں۔ انجمن مذکور کی ممبری سے اس بنا پر استعفاد یدیا کہ کثیر التعداد جماعت نے بعض ایسی باتیں کی ہیں۔ جو انجمن کے مفاد کے بالکل خلاف ہے۔ ان کو سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ اس جماعت نے کبھی ان کی کوئی تجویز تسلیم نہیں کی ہے۔

اچھوت جاتیوں کا ڈیپوٹیشن گورنر بمبئی سے ملا اور نامزدگی کی بجائے اپنے قائمقاموں کے انتخاب کا مطالبہ کیا لیکن نامنظور ہوا۔

آئندہ سال کے حج کے لئے ابن سعود کی سرکار نے جدہ بندرگاہوں کے استعمال کے حکم صادر کئے ہیں۔

جرمنی میں اس ایجاد پر عملدر آمد شروع ہو گیا ہے کہ ٹرین میں بیٹھے مسافر اپنے گھر والوں سے بات چیت کر سکیں۔

کوڑھیوں کی امداد کے لئے برٹش گورنمنٹ نے جو فنڈ کھولا تھا۔ اس میں ساڑھے چودہ لاکھ پونڈ جمع ہو گیا۔ اور ایک لاکھ اور چاہیئے۔

فرانس کی ایک ڈاکٹر خاتون نے اپنے خاوند سے بذریعہ عدالت طلاق حاصل کی ہے۔ خاوند کا قصور یہ تھا۔ کہ بیوی کی چٹھیاں کھول لیتا تھا۔

اخبار ریاست کے پرنٹر و پبلشر کو فحش اشتہار شایع کرنے کے جرم میں دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی وفد کے اراکین لاہور میں لالہ ہرکشن لال کی کوٹھی میں ٹھیرے سٹیشن پر خوب استقبال ہوا۔

مدراس کارپوریشن نے مسٹر گاندھی کی قد آدم تصویر اپنے خرچ سے میونسپل ہال میں آویزاں کرنے کا فیصلہ کیا۔

"سیاست" رقمطراز ہے کہ رضا خان شاہ ایران پر کسی نے بم پھینک دیا۔ جس سے وہ سخت مجروح ہوئے۔

وزیر اعظم مسٹر بالڈون نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اگر اخراجات میں بھاری تخفیف نہ کی گئی تو اگلے سال ٹیکس میں اضافہ لازمی ہوگا۔

انڈین کرسچین (ہندوستانی عیسائی) کانفرنس نے اپنے پچھلے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں شراب کی خرید و فروخت پانچ سال کے اندر قطعی بند کر دی جائے۔

صوبہ متوسط کی کونسل میں یہ تجویز پیش کی جانی والی ہے۔ کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ ایک محکمہ قایم کرے۔ جو علوم و فنون کی مسلمہ طور پر مفید کتابوں کو دیسی زبان میں ترجمہ کرائے۔ اور اس مقصد پر ہر سال کم از کم پچاس ہزار روپیہ خرچ کیا جائے۔

عدالت سب جج قصور میں ایک وکیل نے جج صاحب کی میز پر سے ایک سو روپیہ کے نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈال لئے۔ یہ شخص بغرض ادائیگی زر ڈگری یہ نوٹ عدالت میں لایا تھا۔ اور عدالت کے کہنے پر باہر رسید لکھوانے چلا گیا تھا۔ نوٹ میز پر ہی رہ گئے تھے۔

سابق کجکلاہ ایران کے عجیب و غریب حالات ہمدم ۲ فروری میں شایع ہوئے ہیں۔ ان میں ماسوا دیگر امور کے یہ حیرت انگیز بات بھی درج کی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ شاہ نے صرف ایک کروڑ روپیہ جوئے میں ہارا ہے ایک روز پیرس کے بازار میں ایک حسین گلفروش نظر پڑی تو سنا ہے کہ گل سر بند کے لئے صرف ۱۰ ہزار فرانک ہاتھ اٹھا کر پھینک دیئے۔

حضور نظام اعلیٰ حضرت دکن نے ۵ لاکھ روپے کی گرانقدر رقم ایک ایسے شفاخانے کی تعمیر کے لئے منظور فرمائی ہے۔ جہاں مریضوں کا علاج طب یونانی کے ذریعہ کیا جائے گا۔ اردو یونیورسٹی کی طرح اس قسم کے "یونانی شفاخانے" کی یہ ایک پہلی نظیر ہے۔ اگر دوسری والیان ریاست نے اس مثال سے فائدہ اٹھایا۔ تو ہندوستان میں آیورویدک و یونانی علاج یقیناً زندہ ہو جائیگا۔

ترکی کا آمد و خرچ

۱۹۲۶ء کے لئے حکومت ترکیہ نے وزارت کے روبرو پیش کرنے کے لئے جو مالیہ تیار کیا ہے۔ اس کی رو سے حکومت کی مجوزہ آمدنی ۲۱ کروڑ ۸ لاکھ ترکی پونڈ ہوگی۔ اور خرچ ۲۳ کروڑ ۳۰ لاکھ ترکی پونڈ یعنی خرچ آمدنی سے ڈیڑھ کروڑ پونڈ زیادہ ہوگا۔

تقدیر فی الاسلام

(از قلم مولانا المکرم مولوی عبد الکریم خان صاحب امیر تھی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبر و قدر یا قسمت و تقدیر کا مسئلہ فی الاصل ایک فلسفیانہ مسئلہ ہے۔ لیکن عام جہل و تعصب نے اس کو مذہبی اور مسلمانوں کے موجودہ تنزل نے اس کو ایک قومی مسئلہ بنا دیا ہے۔

غیر قومیں جب مسلمانوں کے اسباب تنزل سے بحث کرتی ہیں تو ایک بڑا سبب یہ قرار دیتی ہیں کہ مسلمان ہر بات کو تقدیر حوالہ کرتے ہیں اور اس وجہ سے کوشش اور تدبیر پر ان کی پوری توجہ نہیں ہوتی۔

بقول اہل یورپ مسلمانوں کے تنزل کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اسلام جبریہ عقیدہ کی تعلیم کرتا ہے۔ اسی بنا پر مسلمانوں کی زبان پر بالعموم یہ الفاظ چڑھے ہوئے ہیں۔ "جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے"۔ "قسمت میں یہی لکھا تھا"۔ "نوشتہ تقدیر کو کون مٹا سکتا ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر جو آفتیں آتی ہیں بجائے اس کے کہ وہ مستعد ہو کر ان کا مقابلہ کریں یہ کہکر رہ جاتے ہیں کہ تقدیر کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

"تقدیر پر اندھا دھندی سے اعتبار و تکیہ کرنا جیسا یہ مذہب سکھلاتا ہے اور کوئی مذہب نہیں سکھلاتا اور اس کے معتقدین کو خوش خوش ایسے موقع کی طرف لے جاتا ہے جس میں یقینی بربادی کا سامان ہوتا ہے۔ وہی خیال کہ تقدیر کبھی نہیں ٹلتی تمام جرائت اور ہمت کو کھو دیتا ہے اور ترقی و بہبودی کو ترمردہ کر ڈالتا ہے"۔

(انڈین پبلک اوپی میں لاہور)

"تقدیر کے مسئلہ کی نسبت اس میں کچھ نہیں کہ موجودہ حالت مسلمانوں کی ایسی ہی ہے اور خود غرض لالچی مولویوں نے درحقیقت ایسا ہی ان کو سکھلایا ہے"۔ (مسٹر سید) "مسلمانوں کی روزمرہ کی گفتگو میں "قسمت اور تقدیر" کا لفظ اس قدر عام ہے کہ ایک اجنبی شخص بے تکلف یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ مسلمانوں کا عام مذہب جبریہ ہے۔ ہر شخص اسی کا قائل نظر آتا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انسان کی قسمت میں لکھدیا ہے وہی ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ کرانا ہے"۔ (علامہ شبلیؒ)

مگر صرف خود غرض اور لالچی مولویوں کو اس عقیدہ کا بانی مبانی قرار دینا غلطی ہے۔ اس اعتقاد کا سراغ دور تک پہنچتا ہے۔

"بنی امیہ کے ظلم و تعدی کے باعث اسلام میں نہایت ابتدائی زمانہ سے یہ بحث شروع ہو گئی کیونکہ خود قرآن مجید میں بظاہر دونوں قسم کی آیتیں آئی ہیں حامیان بنی امیہ اپنی سفاکی اور خوں ریزی کو اسی پردہ میں چھپاتے تھے۔ کہ "دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے خدا کی مرضی سے ہوتا ہے"۔ مگر حسن بصری کا یہ جواب تھا "یہ خدا کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں"۔ بقول مولینا شبلی مرحوم "چوتھی صدی میں امام اشعریؒ نے کسب کی اصطلاح وضع کی انسان کاسب ہے فاعل نہیں۔ یعنی انسان کو اپنے افعال پر قدرت حاصل ہے لیکن یہ قدرت کچھ اثر نہیں رکھتی قدرت کو تسلیم کرنا اور پھر یہ کہنا کہ ایک چیز ہے اور پھر نہیں اسی بنا پر امام اشعریؒ کا کسب علم کلام کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ کسب محض ایک مہمل لفظ ہے "کسب اور جبر توام بھائی ہیں"۔ اشاعرہ کا عام عقیدہ بحقیقت جبر ہی کا دوسرا نام ہے۔ امام رازیؒ نے سینکڑوں عقلی و نقلی دلیلوں سے بہت جگہ جبر کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مگر امام الحرمینؒ نے اس مذہب سے بالکل انکار کیا ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل ابن القیم کی کتاب شفاء العلیل میں مذکور ہے"۔

غرض یار و اغیار کا متعارف اسلام پر الزام ہے۔ بالفاظ دیگر جمہور اہل اسلام بجا طور پر مطعون و بدنام ہے۔

"جو کچھ اس دنیا میں ہوتا ہے۔ خواہ نیک یا بد اس کا کرنے والا خدا ہے اور بدی کا بانی اور موجد وہی ہے"

(پادری طالب الدین نور افشاں ۱۵ دسمبر ۱۸۹۵ء)

مگر آریہ سماج کی تحقیق میں "بائبل اور قرآن ہر دو کا عقیدہ واحد ہے۔ خدا جو چاہے سو کرے رحمتیں زحمتیں سب اسی سے ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ جو کچھ ہوگا وہ اس نے پہلے سے مقرر کر دیا ہے۔ اور وہی ہوتا ہے جو کچھ اس نے پہلے سے مقرر کر دیا ہے غرض کہ انسان کچھ نہیں خدا سب کچھ ہے۔

دین محمدی کا یہ ایک دل پسند عقیدہ ہے اس کے رگ و ریشہ میں تقدیر کا یقین سمایا ہوا ہے اور شب و روز محمدیوں کا عمل ان اشعار کے حسب حال ہے۔

آب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسے راکہ بافتند سیاہ
چاک کو تقدیر کے کرنا نہیں ممکن رفو
سوزن تدبیر گر لاکھوں برس سیتی رہے

(آریہ مسافر دسمبر ۱۹۰۸ء)

بظاہر یہ الزام بالکل صحیح ہے۔ انسان کو کچھ اختیار نہیں "تجھ کو کام میں کچھ اختیار نہیں کہدے کہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ خدا ہی ہر چیز کا خالق ہے۔ تم کو بھی تمہارے اعمال کو بھی خدا نے پیدا کیا ہے۔ بھلائی برائی سب خدا کی طرف سے ہے تم کسی بات کی خواہش نہیں کر سکتے جبتک خدا نہ چاہے"۔

"خدا چاہتا تو دنیا میں جس قدر آدمی ہیں سب ایمان لاتے۔ ہم نے بہت سے آدمی اور جن دوزخ کے لئے پیدا کئے۔ ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دیتے۔ لیکن یہ بات طے ہو گئی ہے۔ کہ ہم دوزخ کو آدمیوں اور جنوں سے بھریں گے۔ ہم نے شیاطین کو کافروں پر مقرر کیا ہے۔ خدا بہتوں کو گمراہ کرتا ہے۔ دلوں کانوں پر مہر کر دی ہے۔ آنکھ پر پردہ ہے"!

(قرآن)

بائبل میں ہم قرآن سے بھی بڑھ چڑھ کر یا کم از کم تقریباً ایسی ہی تعلیم پاتے ہیں۔ سنئے

"اس نے ایک تقدیر مقرر کی جو ٹل نہیں سکتی اور اسی نے فرعون کے دل کو سخت کیا کہ وہ ایمان نہ لا سکا"۔ (زبور ۲۸ ۔ خروج ۴ باب ۲۱ ، ۷ باب ۳ ۔ ۲ باب ۲۰)

"اور وہی دلوں کو سخت اور گمراہ کرتا ہے"۔
(کرنتھیوں ۲۹ ، ۳۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس نے لوگوں کو وہ دل جو سمجھیں وہ آنکھیں جو دیکھیں وہ کان جو سنیں نہیں دیئے۔" (استثنا ۲۹ باب ۴)

"اور خداوند ہی کی طرف سے تھا کہ لوگوں کے سخت دل ہوئے"! (یشوع ۲۲ ب ۲۰) "اس نے ان کے دلوں کو پھیرا۔ کہ وہ اس کے لوگوں سے عداوت کرنے لگے اور اس کے بندوں سے دغابازی (زبور ۱۰۵ - ۲۵)

"اور ہاں شریروں کو بھی اس نے بڑے دن کے لئے بنایا ہے"۔ (امثال ۱۶ باب ۴) "خدا ہی نے لوگوں کو گمراہ کیا اور اسی نے لوگوں کے دل سخت بنائے"! (یسعیاہ ۶۳ باب ۱۷) "وہی سلامتی کو پیدا کرتا اور بلا کو بناتا ہے"۔ (" ۴۵ باب ۷) "کوئی شخص ایمان نہیں لا سکتا جب تک کہ خدا جبراً اسے کھینچ لاوے"۔

(یوحنا باب ۶ : ۴۴ اعمال ۱۳ باب ۴۸)

"اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے تیار کئے گئے ایمان لائے" "خدا کا ارادہ کاموں پر نہیں بلکہ بلانے والے پر موقوف ہے"! (نامہ رومی ۱۱ باب ۸)

"وہ جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ جس پر چاہتا ہے مہر کرتا ہے پس یہ نہ چاہنے والے پر نہ دوڑنے والے پر بلکہ خدائے رحیم پر موقوف ہے۔ کیونکہ کتاب میں وہ فرعون سے کہتا ہے کہ میں نے تجھے اس لئے برپا کیا ہے۔ کہ تجھ پر اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام تمام روئے زمین پر مشہور ہو پس وہ جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے۔ پس تو مجھ سے کہیگا پھر وہ کیوں الزام دیتا ہے۔ کس نے اس کے مقابلہ کا ارادہ کیا ہے۔ اے آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے کیا کاریگری کاریگر کو کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیوں ایسا بنایا۔ کیا کمہار کا مٹی پر اختیار نہیں۔ کہ وہ ایک ہی لوندے میں ایک برتن عزت کا اور دوسرا بے عزتی کا بناوے اگر خدا نے اسے اس ارادے سے کہ اپنے غضب کو ظاہر کرے اور قدرت کو دکھلاوے۔ قہر کے برتنوں کی جو تباہ کرنے کے لائق تھے نہایت برداشت کی اور اپنے بے انتہا جلال کو رحم کے برتنوں میں جو اس نے حشمت کے لئے آگے تیار کئے تھے۔ ظاہر کیا تو کیا ہوا"!

(رومی ۹ باب ۱۴ متی ۱۰ باب ۲)

"خدا ہمارے کاموں کے سبب سے نہیں بلکہ اپنے ارادہ ازلی (قسمت یا نصیب) سے بلاتا ہے"۔ (۱ باب ۹) "خدا کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا"! (متی ۱۰ باب ۲۹ اعمال ۷ باب ۴۲) "ازل سے ہی بعض لوگ سزا کے لئے لکھے گئے"! (استثنا ۱۳ باب ۳ یوحنا ۳ باب یہودا ۱ باب ۴) "خدا ہی نے اسرار شریعت کو عالموں اور داناؤں سے چھپایا اور بچوں پر ظاہر کیا" (متی ۱۱ باب ۲۵، ۲۶ لوقا ۱۰ باب ۲۱) متی اور قرنتی میں لکھا ہے ہماری انجیل اگر پوشیدہ ہووے تو انہیں پر پوشیدہ ہے جو ہلاک ہوتے ہیں کہ اس جہان کے خدا نے ان کی عقلوں کو جو بے ایمان ہیں تاریک کر دیا ہے تاکہ مسیح کی جلال والی انجیل کی روشنی ان پر نہ چمکے اور قدرت کی بزرگی ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے"!

اگر تناسخ کا مسئلہ صحیح ہے تو انسان کی موجودہ زندگی کلیتہً گذشتہ زندگی کا پھل ہے انسان کا تمام رنج و راحت۔ مسرت و مضرت۔ نفع و نقصان سب تناسخ کا احسان ہے۔

مجرم انسان مجبور ہے معذور ہے بے کس بے بس، لاچار ہے۔ بیوی اولاد کا ہونا بھی گذشتہ جنم کے اعمال کی ہی وجہ سے ہے۔ جس شخص کے گذشتہ اعمال کا پھل بدبختی بدنصیبی افلاس و ادبار ہے۔ لاکھ کوشش کی جائے۔ ہر ایک کی بری بھلی قسمت اس کی گردن کا ہار ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قسمت اور تقدیر کی تعلیم جو کچھ ہندو اور آریہ مذہب میں ہے۔ دنیا کے کسی مذہب یا فرقہ میں نہیں ہے تناسخ کے نتائج پر یہ اشعار بالکل صادق اور چسپاں ہیں۔

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
سوزن تدبیر گو لاکھوں برس سیتی رہی
بہ آب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

اب اہل نظر انصاف کریں جو الزام (اتہام) اسلام پر لگایا جاتا ہے۔ کیا وہی الزام مسیحی اور دیانندی مذہب پر عائد نہیں ہوتا۔ سچ ہے "میں الزام ان کو دیتا تھا پر قصور اپنا نکل آیا"!

اس تمام تقریر سے ہنوز صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ "ہم سب ایک ہی حمام میں ننگے ہیں"! مگر

"ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند"

سے اسلام کی بریت اور مسئلہ کی اصل حقیقت ظاہر نہیں ہوتی۔

"جبر"

یہ کائنات خود بخود پیدا نہیں ہو گئی یہ تمام سلسلہ اسباب خود بخود قائم نہیں بے شبہ کوئی قوت خالق ضرور ہے اور جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے۔ سب کچھ اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔ خواہ اس کو کسی نام سے موسوم کیا جائے۔ خدا غیر محدود ہے۔ ذات و صفات میں ضرور ہے۔ کہ اس نے کائنات کے موجودہ قوانین اپنی مرضی سے مقرر کئے ہیں۔ اگر وہ چاہتا تو دنیا میں محض وہی چیزیں اور وہی اسباب ہوتے جو مخلوق کو فائدہ پہنچاتیں اور مضر کوئی چیز نہ ہوتی اگر خدا نے انسان کی فطرت میں خواہش کی فطرت نہ رکھی ہوتی اور خدا انسان کا صاحب ارادہ ہونا نہ چاہتا تو انسان کا خواہش کا مادہ ہی نہ ہوتا۔ یہ تمام سلسلہ اسباب خدا نے خود قائم کیا ہے انسان میں خدا ہی نے ارادہ یعنی خواہش کی قوت پیدا کی ہے۔ یہ ارادہ ہی انسان کو کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ افعال انسانی کی علت خدا ہی ہے۔ اگر خدا نہ چاہتا تو انسان کسی چیز کو نہ چاہ سکتا تھا۔ اسی بنا پر قرآن میں کہا گیا ہے " تم کسی چیز کی خواہش نہیں کر سکتے جب تک کہ خدا نہ چاہے"! اگر خدا چاہتا تو سب نیک اور ہدایت یافتہ ہوتے۔ بدی اور بدی کی طرف جانے کا نشان بھی نہیں ہوتا۔ غرض خالق کی لامحدود قدرت مان کر اس نتیجہ تک ضرور پہنچنا پڑتا ہے۔ "اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیتا"! (انعام ۸ - ۱۴)

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دیتے"! (سجدہ ۲۱ ع ۲)

"اختیار"

بے شک خدا چاہتا تو سب کے لئے ایک معین راستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنا دیتا۔ مگر اس نے دو راستے بنا کر اور انسان کو عقل دے کر اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ "تم ان کو کہو کہ تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے۔ جو ہمارے سامنے پیش کر سکو تم صرف گمان کے پیچھے پڑے اور محض اٹکل کی باتیں کہتے ہو۔ کہدو کہ خدا کی حجت کامل ہے۔ جس نے ہدایت و ضلالت دونوں رستے بنائے اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے سکتا تھا۔" (قرآن)

انسان کی فطرت میں **انتخاب پسندی** کی قابلیت ودیعت ہے۔ ایک طرف بدی کی اہلیت ہے تو دوسری طرف نیکی کی صلاحیت "خدا انسان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی وسعت کے موافق جو کچھ وہ کمائے۔ اس کا فائدہ بھی اسی کو ملے گا۔ اور نقصان بھی اسی کو" (البقرہ ۳ : ۲۰) نیک و بد نتائج پیش کرنے کے بعد کہا گیا ہے "چاہو بدی کی طرف جاؤ چاہو نیکی اختیار کرو مگر جو کچھ کرو گے اس کا نتیجہ ضرور ملے گا۔ اور خدا نیکی سے خوش ہوگا۔ اور بدی سے ناراض۔ اگر نیک اعمال بجا لاؤ گے تو اپنے لئے اور اگر بدکاری کرو گے تو اپنے لئے۔" (بنی اسرائیل ۱۵ : ۱) "اگر تم کفر کرو تو خدا کو کچھ پروا نہیں (مگر وہ کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر شکر کرو تو تمہارے اس فعل کو پسند کرے گا۔ اور کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔" (زمر ۲۳ : ۱) "جو شخص بھلائی کرتا ہے تو اپنے لئے اور جو برائی کرتا ہے تو اس کو ہی ضرر ہے اور تیرا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔" (حم سجدہ ۲۴ : ۱) "جو چاہے اپنے خدا کی طرف کا رستہ اختیار کرے۔" (مزمل ۲۹ : ۱)

"خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ گمراہ کرنا شیطان کا کام ہے۔ اور گمراہ ہونا انسان کا۔ آدمی اپنے افعال کا آپ ذمہ وار ہے۔ جو شخص گمراہ ہوا اپنے کئے سے شیطان نے تم میں سے اکثروں کو گمراہ کیا۔ تو کیا تم کو عقل نہ تھی"

خدا لوگوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ جو برائی تجھ کو پہنچتی ہے وہ تیرے نفس کی وجہ سے۔ تم پر جو مصیبت آتی ہے۔ وہ تمہارے کرتوت کی وجہ سے انسان کو جو کچھ ملتا ہے اپنے فعل کی بدولت پہنچتا ہے" (قرآن)

خدا قادر مطلق مگر عادل محض اور حکیم مطلق ہے مشیت الٰہی حکیمانہ قانون محکم پر مبنی ہے۔ اور آئین حکمت کے موافق عمل کرتی ہے۔ جب وہ ہدایت پر جبر نہیں کرتا تو ضلالت پر جبر کرنا اس خیر محض سے کسی طرح بھی ممکن نہیں بلکہ دائمی یہ اصول ہے۔

"جو لوگ ہماری راہ میں سعی کرتے ہیں۔ ہم ضرور ضرور انہیں اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔ انسان کے لئے بجز سعی کے کچھ نہیں ہے۔ خدا تم میں کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا۔ مرد ہو یا عورت خدا بندوں پر ذرا بھی ظلم کا روادار نہیں۔" (قرآن)

حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو کوری تختی کی طرح سلیم الفطرت پیدا کیا ہے۔ مگر اس میں کسب افعال کا اختیار پیدا کر دیا ہے۔ وہ مجاز و مختار ہے برے بھلے نقوش جیسے چاہے اپنے دل پر لکھ لے۔

"ہم نے انسان کو (مختلف مادوں) مرکب نطفہ سے پیدا کیا اور اس کے بعد ہم اس کی کئی حالتیں بدلتے رہے پھر ہم نے اس کو دیکھتا سنتا بنا دیا۔ پھر ہم نے اس سیدھا رستہ دکھا دیا۔ اب وہ شکرگذار بن جائے خواہ ناشکر ہو جائے سچائی تمہارے رب کی طرف سے آ چکی جو شخص چاہے ایمان لائے جو شخص چاہے کفر اختیار کرے۔" (قرآن)

"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو کفر و ایمان سے خالی پیدا کیا ہے اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ کفر و ایمان پر مجبور نہیں کرتا خدا نے نہ انسان کو مومن پیدا کیا ہے نہ کافر پر ان کو شخص شخص پیدا کیا ہے اور ایمان و کفر بندوں کا فعل ہے۔ سب افعال انسانی از قسم حرکت و سکون فی الحقیقت انسانوں کے ہی مکسوبہ ہیں ہاں علت العلل ہونے کے سبب اللہ ان کا خالق ہے۔" (امام اعظم رح)

قانون قدر

خدا نے نیک و بد مفید و مضر ہر کیفیت میں ترقی کی قابلیت ودیعت کی ہے۔ علیٰ ہذا ہدایت سے جہالت و غفلت بالخصوص مخالفت و مخاصمت کا لازمی نتیجہ بالآخر فطرۃً یہی ہوتا ہے کہ انسان کا دل تاریکی میں شب دیجور سے زیادہ سیاہ اور سختی میں سنگ خارا سے بڑھ کر کرخت ہو جاتا ہے اس وقت وہ دل رکھتا ہے مگر سمجھتا نہیں۔ آنکھ رکھتا ہے مگر دیکھتا نہیں کان رکھتا ہے مگر سنتا نہیں گویا دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔ آنکھ پر پردہ پڑ گیا۔ کانوں میں ڈاٹ لگ گئی اور عقل کو قفل لگ گیا۔

جس کیفیت کے اسباب موجود ہوں اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ جس طرح معلول کے لئے علت کا وجود اٹل ہے۔ ممکن نہیں اس میں تغیر و تبدل ہو سکے اسی معینہ اسباب کے معینہ نتائج کا ظہور ضرور ہے۔ اس اصول کو علمی زبان میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ نیچر نے جو اسباب پیدا کئے ہیں ان کے خلاف ہونا ممکن نہیں۔ "تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال نہیں سکتے۔" (روم ۲۱ : ۵) "تم مردوں جیسے غافلوں کو اپنی بات نہیں سنا سکتے۔ اور بہروں کو جو پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں پکار کی آواز نہیں سنا سکتے۔" (نحل ۲۰ : ۹)

یعنی "جسکو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور جس کو وہ ہدایت دے۔ اس کے لئے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں" (شوریٰ ۲۵ : ۵)

جو رحمت کا دروازہ خدا نے لوگوں کے لئے کھولا ہو اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ اور جو بند کر دیا ہو کوئی اس کے سوا کھول نہیں سکتا۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔" (فاطر ۲۲ : ۱)

"خدا ظلم کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر کان اور آنکھ پر خدا نے مہر کر دی ہے۔" (نحل ۱۴ : ۱۴) "ہم مکذبوں کی مانند حد سے تجاوز کرنے والوں کے دل پر مہر کر دیتے ہیں۔" (یونس ۱۱ : ۸) "خدا نے اس شخص کو ہدایت کی طرف نہیں لاتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو" (زمر ۲۳ : ۱) "خدا متکبر و سرکش لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔" (مومن ۲۴ : ۴) "جب وہ گمراہ ہوئے تو خدا نے ان کی دلوں کو اور بھی گمراہ کر دیا کیونکہ لوگ فسق و فجور کریں اور خدا اس پر ہدایت کرے ایسا نہیں ہو سکتا" (صف ۲۸ : ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خدا کا کلمہ (قانون) اس پر نافذ ہوتا ہے جو فسق و فجور کرتے ہیں کہ ان میں ایمان کا نور نہیں رہتا۔" (یونس ۱۱: ۴)

"اگر تم خدا سے ڈرو گے (پرہیزگاری کرو گے) تو وہ تم کو حق و باطل کی تمیز عنایت کرے گا (انفال ۹: ۸)

"خدا ہدایت یافتہ لوگوں میں ہدایت کو ترقی دیتا ہے" (مریم ۱۶: ۵) "جو ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنا راستہ دکھاتے ہیں بے شک خدا نکوکاروں کے ساتھ ہے"۔ (عنکبوت ۲۱: ۱۷) "جو نیک عمل کرتا ہے ہم اس کی نیکی کو ترقی دیتے ہیں" (شوریٰ ۲۵: ۳) "جو ہدایت کی طرف آتے ہیں خدا ان کی ہدایت کو زیادہ کرتا ہے اور ان کو تقویٰ کی توفیق بخشتا ہے"۔ (محمد ۲۶: ۲)

بے شبہ سوسائٹی کا اثر بھی بڑا محرک ہے مگر خدا نے سوسائٹی کو نیک اور بد دونوں تحریکوں کا باعث گردانا ہے۔ یہی قانون قدرت ہے کہ ایک یا چند کی سعی و کوشش اور اثر سے کوئی نیکی رواج پا جاتی ہے اسی طرح کبھی کسی ایک یا چند اشخاص کی ترغیب و تحریص یا صرف نمونہ پیش کرنے سے کوئی بدی ظہور پکڑتی ہے اور بتدریج پھیلتی ہوئی تمام قوم میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور آئندہ نسلیں متاثر ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔ غرض جس طرح یہ بھی قانون قدرت ہے۔ ایک کی نیکی تو بہت کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ تو ایک کا گناہ ہزاروں کو تباہ کر دیتا ہے جس قوم پر تباہی آئی ہوتی ہے۔ اس کے سربر آوردہ عیش پسند افراد بدی اور گنہگاری میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی دیکھا دیکھی تمام قوم تباہی کے بھنور میں گر جاتی ہے۔ مگر اصل الاصول اپنی ہی خطا اور گناہ ہے۔

"ہم عذاب نہیں بھیجتے جب تک پیغمبروں کو نہ بھیجیں اور جب ہم کسی گاؤں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے دولتمندوں کو حکم دیتے کہ وہ فسق و فجور کریں اور ہم ان کو تباہ کر دیتے ہیں"۔

(بنی اسرائیل ۱۵: ۲)

"نہیں ہلاک کیا ہم نے کوئی گاؤں مگر اس وقت جب کہ اس میں نصیحت کے لئے ڈرانے والے آ چکے اور ہم ظالم نہیں ہیں"۔ (شعرا ۱۱: ۱۹)

"تیرا پروردگار بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا مگر اس وقت جب کوئی رسول بھیج چکا ہو جو ان کو ہمارے احکام سنائے اور ہم بستیوں کو نہیں تباہ کرتے جب تک کہ وہ ظلم نہ کریں"۔ (قصص ۲۰: ۶)

المختصر "جو ہدایت پائے اس کا اپنا فائدہ ہے اور گمراہ ہو اس کا اپنا ہی نقصان ہے"۔ (زمر ۲۴: ۴)

الحاصل اگر خدا چاہتا تو سب کو مجبول بالخیر ہی پیدا نہ کرتا جب اس نے تم کو مجبول بالخیر پیدا کرنا مناسب نہ سمجھا تو مجبول بالشر پیدا کرنا کیسے مناسب سمجھا ہوگا؟

"جب کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا اور خدا نے ہم کو ایسا ہی حکم دیا۔ اے نبی تو کہہ دے کہ خدا بری باتوں کا حکم نہیں دیتا۔ اپنے بندوں کے کفر پر وہ راضی نہیں اگر تم شکرگذاری کرو تو وہ تمہاری شکرگذاری پسند اور قبول کرتا ہے"۔

انسان بالطبع مجبول بالشر پیدا نہیں کیا گیا بلکہ دراصل انسان کی عادت نیکی بھلائی اور بہبودی ہی سوئی کی طرف ہے۔ فی الواقع شر مطلق کا وجود دنیا میں معدوم محض ہے۔ کوئی شے قدرت نے فی نفسہ بری نہیں بنائی۔ انسان کو کوئی چیز مصیبت میں نہیں ڈالتی مگر یہ اپنے قوا کو بے جا طور پر استعمال کر کے خود مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے بہت سی مصیبتیں اور تکلیفیں جو ہمیں زندگی میں پیش آتی ہیں ہمارے اپنے اعمال کے نتائج ہیں کیونکہ قدرت کے اخلاقی قواعد کو توڑنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

رفع الزام

اب قرآن مجید کی بعض آیات پر جو اعتراض کیا جاتا ہے اور جبر کا غلط استنباط کیا جاتا ہے ان کے صحیح مطلب کا انکشاف کیا جاتا ہے۔

"تیرے رب کا فرمان پورا ہوا میں اس قسم کے جنوں آدمیوں سے جہنم کو بھر دوں گا"۔ صرف ایک حاکمانہ حکم کا اشارہ ہے گذشتہ امتوں کی کرتوتوں پر وعید الٰہی کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔ شیطان کو اس تنبیہ میں "تجھ سے اور جو تیری پیروی کریں گے ان سے جہنم کو بھر دوں گا" انسانوں کے لئے صریح اور موکد ہدایت ہے کہ کسی شخص کو مناسب نہیں کہ شیطان کی اطاعت کر کے اس کا ساتھی بنے۔

"ہم نے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے بنائے ہیں"۔ میں استعارہ بالضد کا استعمال ہوا ہے جیسے حضرت "موسیٰ کو فرعون کے لوگوں نے اٹھا لیا تاکہ ان کے لئے دشمنی اور غمی کا موجب ہو جائے" درحقیقت فرعونیوں نے موسیٰ کو دانستہ اور بالارادہ اس لئے نہیں اٹھایا تھا۔ ایسا ہی استعارہ بالضد کے طور پر بعض کا نتیجہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم نے بہت سے جن و انس کو گویا جہنم کے لئے ہی بنایا ہے وجہ کیا؟ انہوں نے اپنی خداداد طاقتوں سے خود کام نہ لیا "ان کو دل دیئے گئے مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں قدرت کی طرف سے کان عطا ہوئے مگر سنتے نہیں ان کو آنکھیں دی گئیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں یہ لوگ چوپایوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گذرے یہ لوگ بالکل ہی غافل ہیں"۔

پس وہ اپنے اعمال یعنی خداداد قوتوں کے عدم استعمال سے خود جہنم کا ایندھن ہو گئے۔ خدا نے ان کو فی الواقع جہنم کے لئے نہیں بنایا۔ پر ان کے اعمال بد اور یعنی خواب غفلت کی وجہ سے گویا وہ جہنم ہی کے لئے مخلوق کئے گئے

خدائی اور دائمی اصول یہ ہے تعطل قوا کا لازمی نتیجہ کمزوری اور بالآخر معدومی ہوتا ہے۔ "ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیتا ہے بھٹکتے رہتے ہیں۔ جب تم خدا سے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کی۔ جب لوگ ٹیڑھے ہو گئے تو خدا نے بھی (ان کے فعل کی جزا یعنی سزا میں) ان کے دل کج کر دیئے"۔ کیونکہ جیسا کہ اشارہ کیا گیا یہ خدا کا دائمی قانون ہے۔ "جو لوگ اپنی مرضی سے اس کے حدود کو چھوڑ دیں۔ وہ بھی ان کو ہدایت نہیں دیا کرتا"۔ (قرآن)

خدا کسی کی گمراہی ہرگز نہیں چاہتا خالق ہادی مطلق ہے لیکن جو شخص اپنے گھر کا دروازہ خود بند کر لے وہاں سورج کی روشنی کا گذر کیسے ہو؟ ‎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

"توفیق خداوندی کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا" دیکھ دیا مگر توفیق حاصل کرنے کے لئے بھی طلب اور ارادت ضروری ہے سچی طلب اور پختہ ارادت مستقل جد و جہد پر ہی توفیق ملتی ہے. یہی ہدایت الٰہی ہے. اور تکاہل تساہل سے توفیق ہدایت چھن جاتی ہے یہی اضلال الٰہی ہے. آریہ مسافر کے الفاظ ہیں

"جس قدر بھاری بوجھ ہو. اسی قدر زیادہ مضبوط اور جفاکش ہونے کی ضرورت ہے. جیسا دربار عظیم الشان پرماتما کے اندر باریاب ہونے کے لئے ویسے ہی اعلیٰ اوصاف کی ضرورت ہوا کرتی ہے. پرمیشور شدھ سروپ ہے وہ پرم آتما ہے. بے عیب ہے کیا اشدھ ناپاک عیبوں سے پر گرے ہوئے انسان کے لئے اس کے دربار میں پہنچنا ممکن ہے. جو انسان عیبوں سے پاک ہونے کے لئے جد و جہد کرتا ہے پرمیشور خود اس کو پاکیزگی کی طرف پریرت کرتے ہیں. اس کے لئے ایسے سامان مہیا ہو جاتے ہیں کہ اس کی طبیعت دھرم کے راستہ سے کبھی ڈانواڈول نہیں ہوتی کیونکہ کرموں کا پھل ایشور کی ادشٹیہ ملتا ہے. پرماتما نے تمام جہان کا انتظام ہی کرموں کی پردھانتا پر رکھا ہے سائیں تلسی داس جی نے کیا خوب کہا ہے.

کرم پردھان وشو پر راکھا
جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

پس جوں جوں انسان نیک کام کرے گا. توں توں اسے نیکی کا پھل ملتے ہوئے اس کی شردھا نیکی کی طرف بڑھے گی اور وہ زیادہ سے زیادہ نیکی کی طرف چلتا ہوا آخر کار پرماتما کے پاک دربار میں پہنچنے کا ادھکاری بن سکیگا لیکن جو انسان عیبوں سے پر ہے. اس کو کبھی بھی وہ شدھ منزل ملیگی"

پس اللہ کی راہ میں جد و جہد کرنے والے کو توفیق ہدایت ملنا ہدایت الٰہی ہے. اور عیبوں سے پر انسان کو اس سے محروم رکھنا اضلال الٰہی ہے قرآن اور وید اس مسئلہ میں بالکل متحد ہیں.

"میں بدکاروں کو اور ظالموں کو کبھی اشیرباد نہیں دیتا" (رگ وید)

"اصل خدا قادر مطلق اور سرب شکتیمان ہے مگر اس نے کسی کو جہنم کے لئے مخلوق نہیں کیا. بلکہ انسان خود اپنی خداداد قوتوں کو معطل چھوڑ کر یا بے جا استعمال کرکے خود ہی جہنم کا ایندھن بنتے ہیں جو اپنے ارادہ اور اختیار کو معطل و بیکار کر دیتے ہیں. ان پر راہ ہدایت بند ہو جاتی ہے" "صرف پاک اور بے عیب انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے عیب والے اس نعمت سے محروم رہتے ہیں" (رگ وید)

اگر انسان تعطل اور افراط و تفریط یا بے جا استعمال سے اپنی حالت آپ بگاڑ لے تو خدا پر کیا الزام ہے.

خدا کا قہر و غضب بے سبب نہیں بلکہ ہر شخص اور ہر قوم کے ان کے اعمال کے موافق سلوک ہوتا ہے "خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدلیں" (قرآن)

"جب تک لوگ دھرم پر چلتے رہتے ہیں تب تک سلطنت بڑھتی رہتی ہے اور جب بداعمال ہو جاتے ہیں راج نیست و نابود ہو جاتا ہے" (وید)

پس "خدا کسی شخص پر ذرا بھی ظلم کا روادار نہیں لیکن انسان اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں خدا اپنے بندوں پر ہرگز ظلم کا روادار نہیں" (قرآن)

اب "مہر لگنے" کا مطلب صاف ہے ہر صحیح العقل یہی سمجھے گا کہ اس کہنے سے بد ذات نااہل آدمی کی بدذاتی اور نااہلی کا جتانا اور دوسرے لوگوں کو عبرت دلانا مقصود ہے.

اکابر سلف میں سے شریعت و طریقت و دلوں کے نکتہ والے مولانا روم نے اس مسئلہ کے ضمن میں بعض آیات و احادیث کی نہایت دلچسپ تفسیر کی ہے.

"خدا جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا" (حدیث) یہ حدیث جد و جہد کی ترغیب کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص کسی ملازم شاہی کو کہے کہ جو کچھ وزیر چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وزیر کے خوش رکھنے کے لئے جہاں تک ہو سکے ہر طرح کی کوشش کرنی چاہئے. کیونکہ کامیابی اور حصول مقصد تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے. کہ جب چاہو گے اور جس طرح چاہو گے. مطلب حاصل ہو جائے گا. بلکہ اس کا سررشتہ دوسرے کے ہاتھ میں ہے اس لئے بغیر سعی اور کوشش کے کام نہیں چل سکتا "خدا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے" اس کے یہ معنی ہیں کہ نجات اور حصول مقاصد تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے کہ بے فکر ہو کر بیٹھ جاؤ کہ جب چاہو مقصد حاصل کر لو گے بلکہ اس کے لئے نہایت جد و جہد کی ضرورت ہے

"جف القلم بما هو کائن" جو کچھ ہونا ہے وہ پہلے ہی دن لوح تقدیر میں لکھا جا چکا" یہ بالکل سچ ہے لیکن اس کا وہ مفہوم نہیں جو عوام کے ذہن میں مرتسم ہے بلکہ مطلب یہ ہے. یہ طے ہو چکا کہ ہر کام کا خاص نتیجہ ہے. یہ طے ہو چکا کہ ہر چیز کا سبب ہے یہ طے ہو چکا کہ نیکی اور بدی یکساں نہیں یہ طے ہو چکا کہ نیکی کا نتیجہ نیک ہوگا اور بد کا بد (مولانا روم)

"ازل سے ابد تک جو کچھ ہونے والا تھا وہ یہی تھا کہ جو اپنے اسباب و علل کے ساتھ وابستہ ہو. جب مینہ برسے تو سماں ہو اور جب مینہ نہ برسے تو کال ہو جب تخم ریزی کی جائے تو غلہ پیدا ہو اور جب غذا کھائی جائے تو خون پیدا ہو" (مولانا حالی مرحوم)

"کفر و اسلام سب خدا کی مرضی سے ہوتا ہے" یعنی خدا ہی چاہتا ہے تو آدمی کافر ہوتا ہے اور خدا ہی چاہتا ہے تو مسلمان ہوتا ہے. ہاں سچ ہے لیکن جب تم یہ کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے آدمی کافر ہوتا ہے تو تمہارا یہ کہنا خود ان کے مختار ہونے کی دلیل ہے. کیونکہ کوئی شخص ایسے کام کی وجہ سے کافر نہیں ہو سکتا جو بالکل اس کی قدرت اور اختیار میں نہ ہو. بلکہ کافر ہونا ہی اس امر کی دلیل ہے کہ وہ کام اس نے قصداً با اختیار ارادہ کیا" "خدا وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا" خدا اپنے بندوں کے کفر سے راضی نہیں" (مولانا روم)

"شاید تو قضا و قدر کو یقینی اور قطعی خیال کرتا ہے اگر ایسا ہو تو عذاب و ثواب کے وعدے سب بیکار ہو جاتے خدا نے ہم کو مختار بنا کر حکم دیا ہے اور مجبور بنا کر مکلف نہیں کیا ہے ایسا خیال کفر دل کا ہے" (حضرت علیؓ)

(باقی آئندہ)

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہاراجہ بھرت پور اور آریہ سماج

۲۴ جنوری کا پرکاش لکھتا ہے کہ مہاراجہ بھرتپور آریہ سماج مندر میں گئے اور کہا کہ ہندوستان میں شدھی اور سنگھٹن کے کاریہ دکام) کو پنر جیوت (از سر نو) کرنے کا تمام کریڈٹ آریہ سماج کو حاصل ہے قومی زبان ہندی الوپ ہوتی جاتی ہے۔ لیکن آریہ سماج نے اسے مرنے سے بچا لیا۔

گویا تحریک شدھی اور سنگھٹن سے ایک ادنیٰ ہندو سے لیکر راجہ مہاراجہ تک کو ہمدردی ہے اور واقعات اس کے شاہد ہیں کہ اس شدھی اور سنگھٹن کا بہترین شکار مسلمانوں کا وجود ہی ہے۔ کیا مسلمانوں کا بھی کچھ فرض ہے کہ وہ شدھی اور سنگھٹن کے معز اثرات سے بچنے کے لئے کچھ اپاؤ کریں۔

مسلم تنظیم

اللہ جزائے خیر دے ڈاکٹر کچلو کو کہ ان کے دل میں مسلم تنظیم کا خیال پیدا ہوا ہم ہندوؤں کی طرح ایک طرفہ العین کے لئے اس امر کو پسند نہیں کرتے کہ مسلم تنظیم ہندوؤں کے ایسے سنگھٹن کا جواب ہو۔ جس نے درحقیقت امن کے کرہ ہوائی کو پر خطر طریق سے غبار آلود کر دیا ہے مگر ہم یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی تنظیم ایسے رنگ میں ہو۔ جس سے مسلمان شریفانہ رنگ میں اپنے ہمسایہ قوم کے پہلو بہ پہلو بسر اوقات کر سکیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب مسلمان تنظیم کے برکات سے عملی رنگ میں مستفیض ہو سکیں۔

مسلمانوں ہندوؤں سے سبق لو

ہندوؤں کے بھی عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سناتنی نیوگ کے دشمن۔ اور آریہ سماجی نیوگ پر سو جان سے قربان سناتنی سلسلہ اوتار کے گرویدہ اور آریہ سماجی اس کے جانی دشمن۔

آریہ سماجی ویدوں کے گرویدہ مگر برہمو سماجی ویدوں کے منکر۔

برہمو سماجی خدا کے قائل مگر دیو سماجی خدا کے منکر۔ باوجود اس تفاوت عظیم کے پھر بھی وہ تحریک شدھی میں مسلمانوں کو نیچا دکھلانے کے لئے باہم شیر و شکر اور سنگھٹن کے دلدادہ۔

برخلاف اس کے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا قرآن ایک، خدا ایک، کعبہ ایک، کلمہ ایک، قبلہ ایک، مگر باوجود اس قدر اشتراک کے پھر بھی یہ کم از کم ہندوؤں کے سنگھٹن کے جواب میں ہندوستان میں شریفانہ زندگی گذارنے کے لئے بھی مل کر نہیں بیٹھ سکتے۔

رسی جل گئی پر بل نہ گیا

یہ مشہور ضرب المثل مسلمانوں کی ناعاقبت اندیشانہ روش پر خوب صادق آتی ہے۔ مسلمان ذلیل تباہ و رسوا ہو گئے۔ پھر بھی باہمی جنگ و جدال اور تبرہ بازی کر بازنہ آئے۔

مسلمانو! یاد رکھو اگر تمہاری غفلت کا یہی لیل و نہار رہا تو ایک وقت آئے گا (خدا نہ کرے) تمہاری ہندوستان میں وہی گت ہوگی جو اسپین میں مسلمانوں کی ہوئی اب بھی سنبھل جاؤ۔ تمہارے باہمی اختلاف ہوا کریں وہ گھر کا معاملہ ہے۔ بعد میں طے ہو سکتا ہے مگر کم از کم اغیار کے مقابلہ میں تو تم ایک ہو جانا سیکھ لو۔ لفظ اسلام یا مسلمان میں تو ہم سب کا اشتراک ہے خدارا اس نام کی تو لاج رکھو۔ خدا تمہیں سمجھ دے۔

چماروں کی شدھی

پرکاش لکھتا ہے کہ ۲ پوہ کو شدھی منڈل کی زیر نگرانی موضع دنیال تحصیل سیالکوٹ میں ۲۷ چمار مرد عورت اور بچوں کو شدھ کیا گیا۔ اس شدھی کی کامیابی کا سہرا مہاشہ سنت رام کے سر ہے۔ شدھی کے موقعہ پر گورداسپور کے پرشارتھی آریہ بھائی پنڈت دیوی سرن جی وکیل پنڈت پورن چند اور لالہ دیوان چند پردھان منڈل کے ویا کھیان ہوئے۔ اور بھی کئی معتقد آریہ بھائی شامل جلسہ تھے"

ہندوؤں نے اپنے ذاتی اغراض کے لئے چماروں کو جو انسانی ہستی کی مٹی پلید کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے لاکھ لاکھ درود اور سلام ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر جس نے بنی نوع کو اس ذلت کے بھنور سے نکالا اور ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کہکر یعنی تقویٰ وطہارت کو ذاتی شرافت کا معیار قرار دیا اسلام کی دیکھی دیکھا آریہ سماج نے بھی شدھی کا ڈھنڈورا پیٹا مگر نقل کو اصل سے کیا نسبت آریہ سماج کا ہاضمہ کمزور روٹی بیٹی کے تعلقات کوسوں دور صرف لڈو سے لڈو چھو دینے پر اکتفا اور بس۔ مگر دنیا کی تسلی اس سے نہیں ہو سکتی ہاں جہاں سو کا گھاٹا ہو وہاں لوگ ۹۵ کے گھاٹے کو پسند کرتے ہیں اس لئے کہلانے والے ادنیٰ اقوام آریہ سماج کے سبز باغوں میں کبھی نہ کبھی آ ہی جاتی ہیں مگر تعجب ہے تو یہ ہے کہ مسلمان اوروں کو جگا کر خود غافل ہو گئے۔

اوروں کو جگا کر خود سو گئے

اگر مسلمان اس طرف توجہ کرتے تو ہندوستان میں یہ ادنیٰ کہلانیوالی اقوام جن کی تعداد ۶ کروڑ سے کم نہیں یہ سب کی سب آج اسلام کے حلقہ بگوش ہوتیں اب بھی اگر مسلمان ہمت کریں تو بھرے بیروں کا کچھ نہیں بگڑا آج روئے زمین میں اگر کوئی مذہب بنی نوع انسان کو مساوات دے سکتا ہے۔ تو وہ اسلام ہی ہے۔ اس گئے گذرے ہوئے زمانہ میں بھی اسلام کا ہاضمہ کمال غضب کا ہے اقوام کی اقوام کو ہڑپ کر گیا۔ مگر ڈکار تک نہ لیا اگر اب بھی مسلمان توجہ کریں تو یہ ہندوستان کے ۶ کروڑ کہلانیوالے اچھوت اسلام کے گرویدہ بن سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ مسلمانوں کو سمجھ دے۔

طلاقوں کی بھرمار

یورپ میں خانہ داری کے تعلقات آئے دن جس قدر کشیدہ اور کبیدہ ہو رہے ہیں۔ وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں ذرا ذرا سی بات پر وہاں طلاق ہو جاتی ہے خاوند عورت کے سامنے سیگرٹ پیتا ہے لہذا طلاق۔ خاوند ذرا بلند اور کرخت آواز بولتا ہے لہذا طلاق چنانچہ:۔

امریکہ کی ریاست لاس انجلیس کی دو عدالتوں کے اعداد و بتلاتے ہیں کہ وہاں پر ۱۹۲۵ء میں کل ۱۳۵۰۷ شادیاں ہوئیں مگر اسی عرصہ میں طلاقوں کی تعداد ۱۳۴۲۶ تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل یورپ میں زیادہ زور مادیات پر ہے روحانیات سے یہ لوگ بہت دور جا چکے ہیں اس لئے یہ لوگ ہر ایک بات کو مادیات کے زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جب تک روحانیت کی طرف یہ لوگ توجہ نہیں کریں گے کبھی حقیقی آرام سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتے۔

ضروری اطلاع

یہ دوست جن کے نام معہ نمبر خریداری نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ وہ دو تین مرتبہ نور کے وی پی بلا امانت رکھوا کر واپس کر چکے ہیں اور میں اب تک حسن ظنی سے یہی سمجھتا ہوں کہ درحقیقت ان دوستوں کا منشاء وی پی وصول کرنے کا تھا۔ مگر وقت پر قیمت میسر نہ آسکنے یا بھول جانے سے وی پی واپس ہو گئے۔ ورنہ یہ کس دوست سے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کا وی پی واپس کر دے۔ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ اب ان دوستوں کے نام یکم مارچ کو انشاء اللہ وی پی ہوں گے۔ اور مجھے قوی توقع رکھنی چاہیئے کہ یہ دوست اس مرتبہ ضرور نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کا وی پی وصول فرما کر خاکسار منیجر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقع دیں گے۔ باوجود نور کو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ جانتے ہوئے اگر پھر بھی کسی صاحب کو نور کا وی پی وصول کرنے میں کچھ تامل ہو تو وہ صاحب یکم مارچ سے قبل ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اگر پوسٹ کارڈ پر بھی رقم خرچ کرنا دوبھر سمجھیں تو پھر بیرنگ خط کے ذریعہ اطلاع دیں یہ ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ تاکہ نور جس کا فنڈ پہلے ہی بہت کمزور ہے۔ وی پی کے خواہ مخواہ کے اخراجات سے بچ سکے۔

۱۱۳	چودھری عبدالمالک صاحب	۴ روپے
۱۱۴	شیخ عبدالحمید صاحب	۳ روپے
۹	ڈاکٹر کرم الہی صاحب	۶ روپے
—	شیخ نیاز الدین صاحب	۴ روپے
۲۹۶	جناب غلام احمد صاحب درزی کوئٹہ	۶ روپے
۳۲۴	مولوی سید عبدالقادر صاحب	۶ روپے
۲۹	جناب فتح محمد صاحب	۶ روپے
۱۶	جناب محمد موسیٰ صاحب	۶ روپے
—	ڈاکٹر محمد عباد اللہ صاحب	۶ روپے
۵۵	مستری نظام الدین صاحب	۶ روپے
۵۶	جناب مولوی انوار حسین صاحب	۱۲
۱۹۶	جناب حیات محمد صاحب	۶ روپے
۳۲	ڈاکٹر محمد الدین صاحب	۶ روپے
۱۵۶	منشی غلام حیدر صاحب	۶ روپے
۶۷	اخونزادہ محمد افضل خان صاحب	۵
—	جناب صاحب علی صاحب	۸ روپے
۱۳۶	جناب محمد موسیٰ خان صاحب	۶ روپے
۳۵	منشی امام الدین صاحب	۶ روپے
—	منشی حبیب الرحمن صاحب	۶ روپے
—	چودھری فقیر محمد صاحب	۱۰ روپے

مہاشہ کرشن جی کی کرپا مانس سے دو لنگر

اس عنوان کے ماتحت مہاشہ کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے متعلق وزیرآباد کے ایک معزز اور بارسوخ شخص (جو غالباً کوئی آریہ ہیں) کی ایک چٹھی اخبار آریہ گزٹ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۶ء میں شایع ہوئی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "مہاشہ کرشن کی کرپا سے وزیرآباد میں مانس کے دو لنگر جاری ہیں یعنی مہاشہ جی کی دو دوکانیں بڑے بازار کے عین مرکز میں ان کی ملکیت ہیں۔ وہ آپ نے محض کرایہ وصول کرنے کے لئے مانس بیچنے والوں کو محض کرایہ پر دے رکھی ہیں۔ جہاں ہر قسم کا مانس پکا ہوا۔ انڈا بیخ وغیرہ ہر وقت فروخت ہوتا ہے اور لوگ بیٹھے کھاتے ہیں۔ کیا مہاشہ کرشن ایسی صورت میں پرتی ندھی سبھا کے منتری تو الگ رہے۔ ممبر بھی رہنے کے قابل ہیں۔ ان مانس فروشوں کی دوکانوں سے کرایہ وصول کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ کیا یہ گئو فروشی سے آیا ہوا ان مہاشہ کرشن کو اپوتر نہیں کر چکا! منو بھگوان نے جہاں آٹھ قصائیوں کا ذکر کیا ہے وہاں ایک ایسے قصائی کا بھی ذکر ہے۔ اب یہ بات پبلک ہونے پر ممکن ہے۔ مہاشہ جی دوکان کسی اور کو کرایہ پر دیدیں۔ لیکن مانس فروش کا جو روپیہ ہضم کر بیٹھے ہیں وہ پیٹ سے کیسے نکلے گا!"

ہم نہیں جانتے کہ یہ واقعات کہاں تک صحیح ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔ مہاشہ کرشن آریہ سماج کی گھاس پارٹی کے منتری ہیں۔ اور گوشت خوری سے جس قدر ان کو نفرت ہے وہ اس مضمون سے ظاہر ہے اگر منتری کی حالت کا یہ نقشہ ہے تو پھر خدا جانے عام ممبر کیا غضب ڈھاتے ہوں گے۔

گرڑ پوران کی کتھا

معزز ناظرین آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ نیلا دیوی جی گدھے پر اور گنیش جی مہاراج چوہے پر سوار ہوتے ہیں۔ علی ہذا القیاس وشنو جی مہاراج بمعہ شریمتی لکشمی جی ہمیشہ کھیر سمندر میں تخت نشینی کرتے ہیں۔ مگر گاہ بگاہ سپیشل ڈیوٹی پر یا ہر دورہ پر جانے کا اتفاق بھی ہو جایا کرتا ہے تو وہ گرڑ پر سوار ہو کر جاتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ پر واضح رہے۔ کہ اس گرڑ کی اولاد بھی گرڑ ہیں۔ جو آپ کو سامنے اڑتے ٹیں ٹیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اہل ہنود کے مردوں کی کسی منی رشی اوتار وغیرہ کی فکر ہرگز نہیں ہوئی کہ وہ مرنے کے بعد کہاں جائیں گے۔ ان کے پیچھے رسد رسانی کس طرح پہنچائی جائے گی۔ اور آئندہ کو کیا کچھ بھگتنا پڑے گا۔ وغیرہ۔ ہاں گرڑ جی نے اپنے ہمجنس پرندوں کبوتر تیتر۔ بٹیر باز وغیرہ کی پرواہ نہ کی۔ صرف ہندو سکھ مردوں کی فکر سخت دامنگیر ہو گئی۔ اس بے زبان گرڑ نے وشنو بھگوان اپنے سوار سے سوال و جواب کرکے بڑا لمبا چوڑا مسودہ تیار کیا۔ جس کو کسی چلتے پرزے بہارت باسی نے بطور قانون تیار کرکے رائج کر دیا۔ جس پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ اس میں یہ بھی ایک دفعہ ہے۔ کہ پرانی کو مثل حوالاتی کے بدولت مرت مو کر میں جو ایک سال کا راستہ ہے۔ پیش کرنے کے واسطے پہنچاتے ہیں راستہ میں ایک ندی ویترنی نام کی ہے۔ ایک گائے مزدوران کرائی بکار ہے۔ تاکہ اس ندی سے گائے کی دم پکڑ کر پار ہو جائے۔

صریح غلط فہمی

ایڈیٹر صاحب پرکاش لکھتے ہیں کہ:۔ "ہندوستان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملانوں کی کیا حالت ہے۔ جو شخص اسلام قبول کرے عقیدہ اور اصول کی ضرورت نہیں۔ وہ جو مانگے دینے کے لئے تیار ہیں"۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش اس ضمن میں قطعی اندھیرے میں ہیں۔ ایک نووارد کے لئے مسلمان زیادہ سے زیادہ اخلاقی مدد کر سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں اور میرے خیال میں اخلاقی مدد کرنی ہر ایک مذہب کا اپنے نووارد بھائی یا مسلمان کے لئے فرض ہے۔ اور بعض حالات میں مسلمانوں کے پاس اس کا بھی فقدان ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کی ناداری اور غریبی اس قابل ہے ہی کہاں کہ یہ کسی کی مالی مدد کر سکیں۔ اسلام شروع سے ہی اپنی صداقت کے باعث پھیلا ہے۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہ اپنی روحانیت کے باعث پھلے پھولے گا۔ اس کا نام جو کچھ چاہیں آپ رکھ لیں آپ کو اختیار ہے۔ ہاں ملکانہ شدھی میں آریہ سماج نے خام عقیدہ مسلمانوں کو جس طمع اور لالچ سے مرتد بنانا چاہا اسے ایڈیٹر صاحب پرکاش کسی اور کی نسبت زیادہ بہتر جانتے اور سمجھتے ہیں۔ اگر اپنی حالت کا وہ دوسروں پر قیاس کریں تو یہ دوسری بات ہے۔

سکھوں میں پھوٹ

باوجود بعض امور سے اختلاف رکھتے ہوئے ہیں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ سکھوں نے اپنے گوردواروں کے انتظام کے لئے جس شجاعت بسالت اور قربانی سے کام لیا یقیناً قابل تعریف تھا وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور سکھ لوگ جس قدر بھی اس پر ناز کریں وہ کم ہے۔ مگر اب یہ عجیب افسوس سے سنی جائیگی کہ سردار بہادر کی مشروطہ رہائی پر سکھوں میں دو پارٹیاں بن گئی ہیں ایک وہ جو مشروط رہائی کے حق میں ہے۔ اور دوسری وہ جو اس سے اختلاف رکھتی ہے۔ اگر یہ امر اختلاف کی حد تک ہی محدود رہتا تو چنداں معیوب نہیں تھا مگر افسوس کہ اب ایک دوسرے پر ظاہری چوٹیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ اگر نا اتفاقی کی وبا کا ابھی سے سد باب نہ کیا گیا تو سخت اندیشہ ہے کہ یہ خطرناک صورت نہ اختیار کر جائے اور سکھوں کی تمام قربانی اور ایثار ملیا میٹ نہ ہو جائے۔ سکھوں کے بارسوخ اور سمجھدار طبقہ کو فوراً ہی پھوٹ کی آگ کو ٹھنڈا کر دینا چاہیئے۔ اگر سکھوں نے اس موقعہ پر تدبر سے کام نہ لیا تو اندیشہ ہے کہ ان کے پاؤں ایسے اکھڑیں گے کہ جن کا ٹکنا پھر مشکل ہو جائے گا۔ خدا کرے سکھ اب بھی سمجھ جائیں ورنہ خطرہ ہے کہ کہیں سکھ صاحبان کو ہاتھ مل کر اور سر دھن کر یہ شعر نہ پڑھنا پڑے۔

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

ہدیہ مبارک

یہ خبر کمال طمانیت اور انبساط سے سنی جائیگی کہ یکم فروری ۲۶ء کو نور کے ظہور کے وقت جسے ہندی زبان میں "امرت ویلا" کہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح جناب شیخ ابو بکر یوسف جمال صاحب کی دختر نیک اختر محترمہ عزیزہ خاتون سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ہوا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے موجب برکت و راحت بنائے۔ ایڈیٹر نور اپنی طرف سے اور ناظرین نور کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور جناب سیٹھ صاحب موصوف کی خدمت میں تہ دل سے "ہدیہ مبارکباد" پیش کرتا ہے۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

آہ انسانی ہستی کی حقیقت ہی کیا۔ ۸ فروری کو میں صبح بخیریت اٹھا۔ نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کے لئے بیٹھا تو مجھے یکدم اسہال آنے شروع ہو گئے ۲ گھنٹے کے اندر اندر تیس اسہال ہو گئے۔ نظر کمزور پڑ گئی حواس نے جواب دیدیا۔ موت قریب معلوم ہو رہی تھی۔ اللہ نے فضل کر دیا۔ رات ۱۲ بجے کے بعد طبیعت نے عود کرنا شروع کیا۔ میں جناب ڈاکٹر فضل کریم صاحب اور حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا تہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے کمال تندہی سے میرا علاج کیا۔ اب فضل [illegible]

سکھوں کا اصلی راستہ

باوا نانک رح کے مذہب کی پیروی

باوا نانک صاحب اصلی مذہب کیا رکھتے تھے؟ ہر سکھ پر یہی فرض ہے۔ کہ وہ اس کا بغور مطالعہ کرکے حق و باطل میں تمیز کرے اور وہ سیدھا راستہ اختیار کرے۔ جس پر باوا صاحب چلے اور لوگوں کو اصلی راستے پر چلنے کی دعوت دی۔

باوا نانک صاحب فی الحقیقت مسلمان تھے۔ اور وہ لوگ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ باوا صاحب ہندو تھے۔ یا وہ کسی نئے سکھ مت کے بانی تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ باوا صاحب ویدک دھرم کو جھوٹ یعنی باطل مذہب سمجھتے تھے۔ اور بعد تحقیق اس سے دست بردار ہو گئے تھے چنانچہ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں خود اس کا اعتراف کیا ہے ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ اجمیر [illegible]

"باوا صاحب ...... ویدوں کے خلاف بولتے تھے جیسے ہے۔ "وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی سادھو کی مہما وید نہ جانی" (سکھ منی پوڑی، وشلوک ۷ وغیرہ) ...... جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اس کی سب باتیں کہانی ہیں۔ جن مورکھوں کا نام سنت ہوتا ہے وہ بیچارے ویدوں کی مہما کبھی نہیں جان سکتے۔ جو نانک جی ویدوں کا مان کرتے۔ تو ان کا کوئی داؤ نہیں چلتا۔ اور وہ گورو نہ بن سکتے تھے"۔

اسی طرح وہ لوگ بھی سخت اندھیرے میں ہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ باوا صاحب کسی نئے سکھ مت کے بانی تھے گرنتھ صاحب کو غور سے پڑھنے والے آج بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ باوا صاحب وید اور ویدک دھرم سے ہاتھ دھو کر کلمہ پاک "خدا کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔ اور محمد اللہ کا سندیسہ پہنچانے والا ہے" پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا ایمان تھا۔ کہ سچی دھارمک زندگی بغیر خدا کی

بجز رسول ؐ کی پیروی کے کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ باوا صاحب عمر بھر کی چھان بین اور تحقیقات کے اس نتیجے پر پہنچے تھے۔ کہ دنیا میں اسلام ہی سچا مذہب ہے۔

باوا صاحب کا چولہ

باوا صاحب اپنے عقید تمندوں کی پیروی کے لئے اپنے مسلمان ہونے کا وصیت نامہ چھوڑ گئے ہیں۔ جو سکھوں میں "چولہ صاحب" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ وصیت نامہ ڈیرہ باوا نانک ضلع گورداسپور کے گوردوارہ میں اب تک نہایت عزت سے رکھا ہوا ہے۔ جس کے اعزاز میں وہاں ہر سال میلہ لگتا ہے۔ اور عقید تمند سکھ متھا ٹیک کر اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ اس چولے پر جو آسمانی کلام لکھا ہوا ہے۔ باوا صاحب نے اسی سے ہدایت پائی۔ جنم ساکھیوں کا بیان ہے۔ کہ اس میں قرآن شریف کے تیس پارے لکھے ہوئے ہیں۔ اور اس پر وہ تمام اسمائے الٰہی مرقوم ہیں جو قرآن حکیم میں ہیں۔

یہ شاندار تاریخی چولہ باوا نانک صاحب کے اسلام پر کامل ایمان رکھنے کی عظیم الشان گواہی ہے۔ باوا صاحب کا اس چولے کو چھوڑ جانے کا یہ مقصد تھا۔ کہ ان کے فوت ہونے پر ان کے عقید تمندوں کو ان کے مذہب کے لکھوئی و ہو کہ وغیرہ نہ ہو۔

قصبہ گورو ہرسہائے ضلع فیروزپور کے ایک معزز سکھ خاندان کے قبضہ میں باوا نانک ؒ کے چند تبرکات ہیں ان میں ایک تسبیح اور ایک قرآن شریف ہے۔

باوا نانک کے چلّے

باوا نانک صاحب نے اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے مزارات پاک پر فیض روحانی حاصل کرنے کی غرض سے چلے کئے ہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے تھے۔ کہ اولیاء اللہ کے مقدس مقامات پر خداوند کریم کی رحمتیں اور برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ مقامات نہایت پاک اور مقدس ہوتے ہیں۔ جہاں اللہ کے پیارے بسیرا لیا کرتے ہیں۔

باوا صاحب نے ایک چلہ سرسہ شریف میں شاہ عبد الشکور شاہ صاحب ؒ کے مزار پاک پر چالیس روز تک کا۔ ایک مسجد کے ساتھ ایک حجرہ بنا کر خلوت میں نماز و نوافل پڑھتے رہے یہ حجرہ چلہ نانک کے نام سے مشہور ہے۔ اور لاکھوں سکھ چلہ صاحب کے درشن کے لئے جاتے ہیں۔

حج کعبہ سے فراغت پاکر باوا صاحب نے روضہ مبارک حضرت شاہ شمس تبریز صاحب ؒ ملتان پر چالیس روز میں بیٹھکر صوفیائے کرام کے طریقہ پر ریاضت و مجاہدہ کیا باوا صاحب۔ ان کے دادا بھائی سوبھا۔ ان کے والد بھائی کالو یہ حضرت شاہ شمس تبریز صاحب ؒ کے سلسلے میں مرید تھے۔

باوا صاحب نے ایک چلہ شہنشاہ ہند سلطان المشائخ حضرت باوا معین الدین چشتی صاحب ؒ اجمیری کے روضہ پاک پر کیا۔ اور ایک چلہ سلطان الاولیا حضرت بابا فرید شکر گنج صاحب ؒ پاک پٹن کے روضہ مبارک پر بیٹھکر مجاہدہ کیا۔ سکھوں کو معلوم ہو۔ کہ حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش ۵۸۴ھ کی ہے (تاریخ فرشتہ حصہ دوم) اور باوا نانک ۸۹۱ ہجری کے آخر میں پیدا ہوئے (سنت بچن صہ ۶۲)

انگریز محققین کی شہادت

ڈاکٹر ٹرمپ نے اپنے ترجمہ گرنتھ صاحب صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے۔

"بابا نانک صاحب کا جنم ساکھی میں ایک یہ شعر ہے کہ قیامت کے دن نیک کاموں والوں کی کوئی پرسش نہ ہوگی۔ اے نانک! مکتی و نجات تو وہی پائیں گے۔ جن کی پناہ پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ ہونگے"!

مسٹر ہیوز نے اپنی کتاب "ہیوز ڈکشنری آف اسلام" کے صفحہ ۵۸۳ تا ۵۹۱ پر باوا نانک اور سکھوں کے عقائد پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"نانک صاحب سے منسوب ہے کہ اس نے کہا کہ جو محبوب خدا محمد مصطفےٰ اور کتاب اللہ قرآن حکیم کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ وہ اگرچہ بظاہر مرد ہیں لیکن در اصل عورتیں ہیں۔ نانک اسلام کے نبی محمد کی شفاعت کا معترف تھا۔ اس نے بھنگ، شراب وغیرہ نشئی اشیاء کے استعمال کو منع کیا ہے۔ وہ دوزخ بہشت پر ایمان رکھتا تھا۔ وہ قیامت کے دن حساب و کتاب ہو کر انسان کو جزا اور سزا ملنے کا قائل تھا۔ نانک کے اقوال صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کا معترف اور قائل تھا"!

جنم ساکھی کی شہادت

باوا نانک صاحب اپنی مذہبی زندگی کے پہلے دور میں رسم و تقلید کی وجہ سے ہندو کہلاتے تھے۔ ممکن ہے ان دنوں انہوں نے ہندو مذہب کے مناسب حال شبد (اشعار) کہے ہوں۔ دوسرے دور میں وہ ہندو مذہب کو چھوڑ کر دہرم پاکر اس سے دست بردار ہو گئے تھے۔ اس دور کے شبد وید کے دہرم اور ویدوں کی مذمت میں ہیں۔ آخری دور میں جب کہ ان کو معرفت و گیان حاصل ہو گیا۔ وہ کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ حج کیا۔ اولیاء اللہ کے مزارات پاک پر چلے گئے۔ پرانی زندگی کا چولہ اتار کر نئی زندگی کا چولہ پہن لیا۔ اور پھر مدت العمر اسلام کی تبلیغ و اشاعت فرماتے رہے۔ اور قرآن حکیم کی پاک آیتوں کا ہندی شبدوں میں ترجمہ کر کے ہندوؤں کی کانوں تک اللہ کا سندیسہ پہنچاتے رہے ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا والی صہ ۱۴۳ ۔

"اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ کو دنیا کے اودھار لئی بھیجا اللہ تعالیٰ نے باوا نانک جی کو کہا۔ قرآن شریف کے تیس پارے ہیں چار کوٹ ورتائے۔ اور ایک ہی نام کی جھاکرو۔ اور دوسرا میرا کوئی شریک نہیں۔ سو یہ حکم نانک درویش کو آیا ہے۔ کہ تو جگت میں جاکر اسلام ڈھنڈورا پھیر۔ جو کوئی راستی پر کھلووے گا۔ سو پار ہو جاویگا"۔

مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت اللعالمین دین و دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ دنیا کا نجات دہندہ بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے باوا نانک جی پر ظاہر فرمایا۔ کہ قرآن حکیم کے تیس سپارے ہیں۔ جنکا جھنڈا چاروں دانگ عالم میں گڑ چکا ہے۔

اے نانک! جگت میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دو۔ کہ جو کوئی حق و راستی کو قبول کرے گا مسلمان بن جائیگا وہی نجات پائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین کرام اخبار کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔ "منیجر"

ویدوں کی حقیقت

سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۱ پر اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۱ پر اور نیز اپنی دیگر کتب میں سوائے چار سنگھتاؤں کے اور کوئی گرنتھ سوتا پرمان (مستند بالذات) مانا۔ اور برہمن بھاگ کو صرف شرح اور پرتہ پرمان (مستند بالغیر) سے زیادہ رتبہ نہ دیا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بغیر برہمن بھاگ کے وہ ایک قدم بھی نہیں چل سکے اگر ہی ضد ہٹ سے ذرا آگے بڑھے ہیں۔ تو بڑی بڑی اغلاط ہی میں پھنسے ہیں اس وقت ہمارے سامنے ان کی سنسکار ودھی اور اپدیش منجری صفحہ ۲۶ رکھا ہوا ہے۔ جس میں سے انہیں وہ ناتہ سندھیا وغیرہ ونک کی ودھی بھی سنگھتا بھاگ سے نہیں مل سکتی سولہ سنسکاروں میں سے کسی ایک کا بھی مفصل بیان آریہ صاحبان کے مستند بالذات ویدوں میں ہرگز نہیں مل سکتا۔ اس صورت میں جبکہ آریہ صاحبان اپنے گرو کے تجویز شدہ ایک کرم کا بھی پورا طریقہ اپنے چار مسلمہ ویدوں سے نہیں دکھا سکتے۔ بلکہ انہیں برہمن بھاگ کا سہارا لینا پڑتا ہے تو تعجب ہے کہ وہ کیوں اپنے ویدی بھائی سناتن دھرمیوں کو شرادھ وغیرہ کے مفصل بیان کو سنگھتا بھاگ میں سے دکھانے پر زور دیتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ جیسے سندھیا کے منتر سنگھتا بھاگ میں ہیں ویسے ہی شرادھ وغیرہ میں بھی جو جو منتر پڑھے جاتے ہیں وہ سنگھتا بھاگ میں ملتے ہیں اور جیسے سندھیا کرنے کا طریقہ یا یہ بات کہ فلاں منتر آچمن کا ہے۔ اور فلاں انگ سپرش کا ہے۔ ہمیں برہمن بھاگ سے ملتا ہے اور سنگھتا بھاگ کو برہمن بھاگ کا آسرا لینا پڑتا ہے۔ بعینہ اسی طرح سے شرادھ کے منتر تو دراصل سنگھتا بھاگ کے ہیں۔ مگر ان کے عمل میں لانے کے طریقے وغیرہ برہمن بھاگ سے اخذ کیا گیا ہے۔ غور کرو کہ کیا یہ انصاف کی بات ہے کہ سندھیا کو تو اس کی صورت میں مان لیا جائے۔ مگر شرادھ کے بارے میں حجت کی جاوے۔ جب خود آریہ صاحبان اپنی کل مسلمہ رسومات کو برہمن بھاگ کا سہارا لئے بغیر صرف سنگھتا بھاگ سے نہیں دکھا سکتے تو دوسرے ویدیوں پر یہ اعتراض کرنا کہ چونکہ دھوپ جلانے اور گھنٹہ بجانے کا حکم سنگھتا میں نہیں ہے۔ اس لئے مورتی پوجا جائز نہیں۔ زبردست کے بیلیوں لبوے کا مصداق ہے۔ اگر ہمت ہے تو سنگھتا کا کوئی حکم بتایئے کہ فلاں منتر سے کف دور کرنی کے لئے تین بار آچمن کرنا چاہیئے۔ اسی سے آریہ صاحبان کی سچائی ظاہر ہو جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

جناب میرزا رشید احمد صاحب (حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے) جو اس سال ایف۔اے کا امتحان دینے والے ہیں ناظرین نور ان کے لئے اللہ کے حضور درد دل سے دعا کریں۔ کہ مولا کریم میرزا صاحب موصوف کو امتحان میں کامیابی عطا فرمانے کے علاوہ دین و دنیا کے حسنات سے فائز المرام فرما دے۔

تریاق ثلاثہ

نزلہ۔ کھانسی۔ زکام

نزلہ زکام کے نتیجہ میں یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں سردرد۔ شقیقہ۔ مرگی۔ سرسام۔ بےخوابی۔ سر کا چکرانا۔ کھانسی۔ ذات الجنب۔ نمونیا۔ درد معدہ جوڑوں کا درد۔ فالج۔ جریان۔ خذر۔ دق۔ سل۔ آنکھوں دانتوں و کانوں کی بیماریاں۔ پس نزلہ و زکام سخت خطرناک مرض ہے۔ اس سے ہرگز غافل نہ رہیں۔ یہ بیماری مذکورہ بالا امراض میں مبتلا کر کے مال و جان کو ویران تباہ کر دیتی ہے۔ اس لئے آپ ہمارا تیار کردہ تریاق منگوا کر رکھیں جونہی نزلہ زکام ہو۔ فوراً استعمال کرنا شروع کر دیں یہ تریاق نزلہ و زکام کا نہایت مجرب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

وصیت نمبر ۲۳۱۸

میں غفور النساء بیگم زوجہ سید محمد عبدالوحید صاحب احمدی ساکن کمرشل ہاؤس منصوری تحصیل و ضلع ڈیرہ دون کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروک کی وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد از قسم زیور و کپڑا و مہر مبلغ تین ہزار روپیہ ہے۔ جس میں سے ایک ہزار روپیہ مہر کا میں نے خاوند کو معاف کر دیا ہوا ہے۔ اس لئے میری موجودہ جائداد منقولہ ۲ ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری جائداد بوقت وفات اس سے زیادہ ثابت ہو یعنی بڑھ جاوے تو بڑھی ہوئی جائداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کر جاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ فقط مورخہ ۱۵ ۹/۲۵

گواہ شد۔ سید محمد عبدالوحید خاوند موصیہ۔ العبد۔ سیدہ غفور النساء بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید عبدالحی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری

وصیت نمبر ۲۳۳۱

میں امۃ البصیر زوجہ کرم الٰہی قوم خوجہ بھٹی ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

(۱) میری موجودہ جائداد مبلغ [illegible] حق مہر ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کر جاؤں وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔

فقط والسلام ۲۲ ۹/۲۵

گواہ شد۔ غلام نبی بھٹی بقلم خود۔ العبد۔ امۃ البصیر بقلم خود۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی خاوند موصیہ بقلم خود